السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے محققین کہ شیعہ لوگ اہل سنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ تم نبی کی وفات اور بزرگوں کے عرس کو سال بسال باعث سر درد حزن سمجھتے ہو اور ہم پر عید غدیر اور عید بابا شجاع الدین اور محرم میں امام حسین کے ماتم کی وجہ سے ہم پر اعتراض کرتے ہو، حالانکہ تمہارے اور ہمارے عمل میں کوئی فرق نہیں اور ہم پر امام حسین کے تعزیہ کی وجہ سے اعتراض کرتے ہو اور اس کو وہمی چیز بتاتے ہو اور فعل کی تصویر کو موجب برکت سمجھتے ہو، تمہارا ہمارا کیا فرق ہے، اس کو حل فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیعہ کا اعتراض ہم پر محض بے جا ہے، شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے تحفۂ اثناء عشریہ کے گیارہویں باب میں خواص مذہب شیعہ کی پندرہویں شق کے تحت لکھا ہے کہ تصاویر کو بعینہ ایک چیز سمجھنا اور یہ وہم بہت سے بے وقوفوں پر مسلط ہے کہ وہ دریا یا فوارہ کے پانی اور چراغ کے شعلہ کی تصویر کو واقعی پانی یا آگ سمجھنے لگے ہیں، شیعہ ایسی ہی عادات میں بتلا ہیں۔ وہ عاشورا کے روز کو سال بسال امام حسین کی شہادت کا دن سمجھ کر ماتم و نوحہ وشیون کرتے ہس۔ جیسے کہ جاہل عورتیں اپنے عزیزوں کی موت پر سال بسال نوحہ کرتی ہیں، ان کو اتنا بھی معلوم نہیں ہوتا کہ زمانہ گزرنے والا وقت ہے، جو وقت نکل چکا ہے وہ کبھی واپس نہیں آتا، اور امام حسین کو شہید ہوئے آج بارہ سو سال گزر رہے ہیں، پھر آج کا دن اس دن سے کیا نسبت رکھتا ہے؟ اگر اعتراض کیا جائے کہ عید کا دن سال بسال کیوں منایا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر سال اللہ تعالیٰ کی نعمت کے شکریہ کے طور پر سال بسال عید منائی جاتی ہے کیونکہ ہر سال حج و قربانی اور رمضان شریف کے روزے رکھے جاتے ہیں، یعنی یہاں سبب خوشی ہر سال نیا ہوجاتا ہے اور امام حسین کی شہادت کے روز ہر سال نیا سبب پیدا نہیں ہوتا۔ اور جو لوگ ہر سال مہرجان اور نوروز کی عیدیں منایا کرتے تھے ان میں بھی نیا سبب ہوتا تھا کہ ہر سال نئے غلے پیدا ہوتے ہیں اور ان کی عید بابا شجاع الدین اور عید غدیر بھی اسی وہم فاسد پر مبنی ہے اس تقریر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وحی کے نزول کے دن اور معراج کی رات کو شریعت نے کیوں عید قرار نہیں دیا اور نہ ہی آنحضرت ﷺ کی وفات و پیدائش کے دنوں کو غم اور خوشی کا دن سمجھا گیا ہے اور عیدین کے دنوں کو کیوں عید قرار دیا گیا ہے اور عاشورا کے دن کا روزہ کیوں منسوخ ہوگیا۔

اور سولہویں شق یہ ہے کہ وہ ایک تصویر کو اصل حقیقت سمجھتے ہیں، چھوٹے بچے بھی اس وہم میں بتلا ہوتے ہیں کہ مٹی کے گھوڑے بنا کر ان کو اصل سمجھ کر خوش ہوتے ہیں اور کپڑوں کی گڑیاں بنا کر ان کی شادی کرتے ہیں اور خوشی مناتے ہیں اور شیعہ وہمیات میں حد سے زیادہ بتلا ہیں۔ وہ امامین و حضرت علی و حضرت فاطمہ کی قبروں کی تصویریں بناتے ہیں اور ان کو اصلی قبریں قرار دے کر ان کی تعظیم کرتے ہیں، سجدہ میں گرتے ہیں، ان سے مکھیاں اڑاتے ہیں اور مشرکوں کی طرح شرک کی داد دیتے ہیں ان نابالغ پیروں اور چھوٹے بچوں میں کیا فرق ہے؟

شاہ صاحب کی تقریر سے معلوم ہوگیا کہ آنحضرت ﷺ کی پیدائش یا وفات کے دن کو کیوں غمی اور خوشی کا دن مقرر نہیں کیا گیا، یہی وجہ ہے کہ متقدمین سلف صالحین ان مجالس کو کیوں منعقد نہیں کیا کرتے تھے، حالانکہ وہ آپ پر جان قربان کرتے تھے اور نعل کی تعظیم بھی سلف صالحین سے ثابت نہیں ہے کہ شیعہ ہم پر اعتراض کریں، کیونکہ اہل سنت کے مقتدا اور ائمہ نے ایسا نہ کیا اور جب ہم تصویر کو وہمیات سے سمجھتے ہیں تو اس صورت میں شیعہ کا اعتراض ہم پر کیسے اعتراض ہوسکتا ہے، باقی جو لوگ بزرگوں کے عرس کرتے ہیں نہ ہمارے عقیدہ کے آدمی ہیں نہ ہم ان کو اپنے آدمی جانتے ہیں، شیعہ ان پر جا کر اعتراض کریں، ہم پر اعتراض کرنے کا ان کو کوئی حق نہیں۔

[فتاوی نذیریہ]

جلد 01